

## 126454-خاوند اور بیوی کا ایک دوسرے کے لیے تیگ اور چست و شفاف اور شاث بس پہننا

### سوال

خاوند اور بیوی کا ایک دوسرے کے لیے تیگ اور شفاف بس پہننے کا حکم کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول :

اصل تو یہی ہے کہ عورت اپنے خاوند کے لیے اور خاوند اپنی بیوی کے لیے بناؤ منگھار اور خوبصورتی اختیار کرے، اور اس کے لیے ہر مباح بس اور خوبصورت وغیرہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اُور ان (عورتوں) کے لیے بھی ایسے ہی حقوق ہیں جس طرح ان کے اوپر ہیں﴾۔ البقرۃ (228)۔

قرطی رحمہ اللہ کستہ میں :

قولہ تعالیٰ : ﴿اُور ان (عورتوں) کے لیے﴾۔

یعنی ان عورتوں کے مردوں پر بھی اسی طرح حقوق زوجیت ہیں جس طرح ان عورتوں پر مردوں کے حقوق وزوجیت ہیں، اسی لیے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے :

”میں بھی بالکل اسی طرح اپنی بیوی کے لیے خوبصورتی اختیار کرتا ہوں جس طرح وہ میرے لیے خوبصورتی اختیار کرتی ہے، میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے تو بیوی سے پورے حقوق حاصل کروں، اور اس کے حقوق جو میرے ذمہ ہیں ادا نہ کروں بلکہ اس طرح اس کے حقوق میرے ذمہ واجب ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اُور ان (عورتوں) کے لیے بھی بالکل اسی طرح حقوق ہیں جس طرح ان پر ہیں﴾۔

یعنی بغیر کسی گناہ کے خوبصورتی و زینت اختیار کرنا۔

دیکھیں : تفسیر القرطی (123/3)۔

دوم :

اصل میں تو یہی ہے کہ بیوی کے لیے اپنے خاوند کے سامنے ایسا بس پہننا جائز ہے جس سے اس کی پرده والی چیز ظاہر ہوتی ہو، اور اسی طرح خاوند بھی ایسا بس پہن سکتا ہے؛ کیونکہ اپنی شر مگاہ کی حفاظت کرنے کا حکم خاوند اور بیوی کو آپس میں شامل نہیں ہے، اور نہ ہی خاوند اور اس کی لوہنگی کو

معاودیہ بن جیدہ تفسیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنی شر مگاہ کے متعلق کیا کریں اور کیا چھوڑیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنی بیوی یا لوڈی کے علاوہ سے اپنی شر مگاہ کی حفاظت کرو"

میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر لوگ آپس میں ایک دوسرے کے پاس ہوں تو؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر تم استطاعت رکھو کہ اسے کوئی نہ دیکھ سکے تو پھر اسے کوئی بھی نہ دیکھے"

میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم میں سے کوئی شخص علیحدگی میں اکیلا ہو تو؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ سبحانہ و تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ لوگوں سے زیادہ اللہ سے شرم و حیاء کی جاتے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2794) سنن ابو داود حدیث نمبر (4017) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1920) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ترمذی میں حسن قرار دیا ہے۔

سو م:

اس بنا پر کیا بیوی کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے خاوند کے لیے شاٹ اور شفاف و تنگ بس زیب تن کرے یا نہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

بھی ہاں یہ جائز ہے، اور اسی طرح خاوند کے لیے بھی اپنی بیوی کے لیے ایسا کرنا جائز ہے، کیونکہ جب خاوند اور بیوی ایک دوسرے کو تنگے دیکھ سکتے ہیں تو پھر شفاف و تنگ اور شاٹ بس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

ذیل میں ہم علماء کرام کے فتاویٰ جات پیش کرتے ہیں:

1 مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا:

کیا عورت کے لیے تنگ و چست بس زیب تن کرنا حرام ہے یا نہیں، یہ علم میں رہے کہ اس سے بیوی اپنے خاوند کے لیے خوبصورت بنا چاہتی ہو تو؟

کمیٹی کے علماء کرام نے جواب دیا:

اگر تو عورت صرف اپنے خاوند کے لیے استعمال کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، وگرنہ جائز نہیں ہے؛ کیونکہ غالباً اس میں جسم کے اعضاء کی ساخت واضح ہو جاتی ہے اور پر فتن اعضاء ظاہر ہو جاتے ہیں۔

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

فتاویٰ الجیہ الدامۃ للبوح العلیہ والافتاء (34/24).

2 الموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے :

اگر ستر پوشی نہ ہوتی ہو اور جسم کی جلد کی سفیدی یا سرخی واضح ہوتی ہو تو شفاف بس زیب تن کرنا جائز نہیں، اس میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں، چاہے گھر میں ہی ہو، اگر خاوند کے علاوہ کوئی اور بھی اسے دیکھ رہا ہو تو عورت ایسا بس نہیں پہن سکتی۔

کیونکہ دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے، اور اس کے علاوہ یہ خلاف مردت بھی ہے، اور سلفت کے بس کے بھی خلاف ہے، اور اس طرح کے بس میں نماز ادا کرنا صحیح نہیں ہو گی، لیکن اگر خاوند کے علاوہ یوی کو کوئی اور نہیں دیکھ رہا ہو تو پھر عورت کے لیے ایسا بس پہننا جائز ہے۔ انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (6/136).

3 شیخ صالح الغوزان حفظہ اللہ کریمہ میں :

عورت کے لیے اپنی اولاد اور محروم مردوں کے سامنے ثاث بس زیب تن کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی وہ اپنے جسم کا حصہ ظاہر کر سکتی ہے، لیکن وہ حصہ جو عادتاً ظاہر ہوتا ہے اور جس میں کوئی فتنہ نہیں، عورت ثاث بس صرف اپنے خاوند کے سامنے ہی پہن سکتی ہے۔

دیکھیں : المتنقی من فتاویٰ فضیلۃ الشیخ صالح الغوزان (3/170).

4 شیخ صالح الغوزان کا یہ بھی کہنا ہے :

بلاشک و شبہ عورت کا ایسا نگ بس پہننا جائز نہیں۔ جس سے اس کے پر فتن اعضاً واضح ہوتے ہوں، صرف اپنے خاوند کے سامنے پہن سکتی ہے، لیکن خاوند کے علاوہ کسی اور کے سامنے ایسا بس زیب تن کرنا جائز نہیں ہے چاہے صرف عورتیں ہی ہوں؛ کیونکہ اس طرح وہ دوسروں کے لیے غلط نمونہ بن جائیگی، کہ جب عورتیں اسے ایسا بس زیب تن کرتے ہوئے دیکھیں گی تو وہ بھی اس کی اقتدا کرنا شروع کر دیں گی۔

اور پھر اسے توہر ایک سے ستر پوشی کرنے کا حکم ہے کہ وہ ہر چھپانے والی ساترچیز سے اپنا ستر چھپا کر رکھے، صرف اپنے خاوند کے سامنے نہیں۔

بالکل مردوں کی طرح عورت بھی باقی سب عورتوں سے اپنا ستر چھپا کر رکھے گی، لیکن جن اشیاء کو عادتاً ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً پھرہ اور ہاتھ اور پاؤں جنہیں ظاہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ ظاہر کرے گی۔

دیکھیں : المتنقی من فتاویٰ فضیلۃ الشیخ صالح الغوزان (3/176-177).

چارم :

خاوند اور بیوی کو چاہیے کہ وہ تنگ اور شفاف اور شاٹ بیس میں دوسرے شرعی احکام کا بھی خیال رکھیں۔

1 اس لیے مرد ایسا بیس زیب تن مت کرے جو ٹنگوں پر ہو؛ کیونکہ ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

مزید آپ سوال نمبر (97786) اور (762) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

2 مرد کے لیے سرخ رنگ کا اور زغفرانی رنگ اور پیلے رنگ کا بیس پہننا جائز نہیں، لیکن بیوی کے لیے جائز ہے۔

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (72878) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

3 مرد کے لیے طبی ریشم کا بنہ ہو ایسا بیس زیب تن کرنا حلال نہیں، لیکن مصنوعی ریشم نہیں۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (30812) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

4 اور نہ ہی مرد کے لیے ایسے جانوروں کی جلد کا بیس پہننا جائز ہے جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، چاہے انکی جلد کو دباغت بھی دی گئی ہو۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (9022) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

5 خاوند اور بیوی کے لیے ایسا بیس زیب تن کرنا حلال نہیں جو کفار کے ساتھ مخصوص ہے۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (108996) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

6 بیوی کے لیے ایسا بیس زیب تن کرنا جائز نہیں جو مردوں کے لیے مخصوص ہو، مثلاً رواں وغیرہ اور نہ ہی خاوند کے لیے ایسا بیس زیب تن کرنا جائز ہے جو عورتوں کے لیے مخصوص ہو مثلاً فرائک وغیرہ۔

مزید آپ سوال نمبر (6991) اور (36891) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔